رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۰ ماہ شہادت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت تا حال درد گردہ کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ!

شرح چندہ

سالانہ ۔۔ ۔۔	۲۱ روپے
ششماہی ۔۔ ۔۔	۱۱ روپے
سہ ماہی ۔۔ ۔۔	۶ روپے
ماہوار ۔۔ ۔۔	۲½ روپے

قیمت

فی پرچہ :۔ ۱۰

جلد ۲ | ۲۱ ردشہادت ۱۳۲۷ ھش | ۱۰ ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۷ھ | ۲۱ ر اپریل سنہ ۱۹۴۸ء | نمبر ۸۸

پاکستانی وفد کی طرف سے سمجھوتہ کی نئی تجاویز

لیک سکسیس ۲۰ ر اپریل ۔ کل رات سلامتی کونسل میں جب مسئلہ کشمیر زیر بحث آیا تو پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں نے سمجھوتہ کی نئی تجاویز کے متعلق اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔ پاکستانی وفد کے لیڈر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں نے چھ قوموں کے ریزولیوشن میں بعض ترامیم پیش کیں جنہیں آپ نے علیحدہ ایک نئے ریزولیوشن کی شکل میں پیش فرمایا ۔ آپ نے اس ریزولیوشن میں اس بات پر زور دیا کہ کشمیر میں امن بحال کرنے اور سول حکومت کا ہاتھ بٹانے کیلئے پاکستانی فوجوں کو بھی استعمال کیا جائے ۔ کشمیر میں لڑائی فوراً بند ہو جانی چاہیئے اور اس مقصد کے لئے پاکستان اپنی طرف سے پوری کوشش کریگا ۔ ہندوستان بھی کشمیر میں لڑائی بند کرنے کیلئے ایک معین تاریخ کا اعلان کر دے ۔ اور ساتھ ہی فوجیں بھی ہٹاتا رہے حتیٰ کہ امن عامہ کی ضرورت کے مطابق مسلمان علاقہ میں پاکستانی اور غیر مسلم علاقہ میں ہندوستانی فوجیں رکھی جائیں ۔ (بقیہ صہ پر)

ہندوستان نے سلامتی کونسل کی نئی تجاویز کو بھی ٹھکرا دیا

لیک سکسیس ۲۰ ر اپریل ۔ ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر آئینگر نے کل رات سمجھوتہ کی نئی تجاویز کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ہندوستان کی حکومت ان تجاویز کو بھی منظور کرنے کے لئے تیار نہیں ہے ۔ کیونکہ ان میں چینی ریزولیوشن کے وہ ضروری حصے جو ہندوستان کے نزدیک قابل قبول تھے شامل نہیں ہیں ۔ ہندوستان فوجیں ہٹانے اور ایسی ملی جلی حکومت بنانے کے لئے تیار نہیں ہے جس میں تمام پارٹیاں برابر کی حقدار ہوں ۔ انہوں نے شکوہ کیا کہ کونسل نے کشمیر کے معاملے کو کھٹائی میں ڈال دیا ہے نیز انہوں نے اپنی طرف سے موجودہ تجاویز میں کوئی ترمیم پیش کرنیکی بھی ضرورت محسوس نہ کی ۔ کونسل کے صدر الفانسو لوپیز نے اس بات پر کہ کونسل نے معاملہ کو کھٹائی میں ڈال دیا ہے قدرے تنبیہ کی ۔ یاد رہے جب ہندوستان نے ایک لمبے عرصہ کے لئے بحث ملتوی کرنیکی درخواست کی تھی تو ڈاکٹر لوپیز نے اسکی شدید مخالفت کی تھی ۔

دشمن کی دس چوکیوں پر آزاد فوج کا قبضہ

تراڑکھل : ۲۰ ر اپریل ۔ آج آزاد کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اس وقت آزاد فوجیں بارہ مولا کے بیچ میں لڑ رہی ہیں ۔ نیز انہوں نے نوشہرہ کے علاقہ میں دشمن کی دس چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے ۔ اور کافی سامان بھی اس کے ہاتھ لگا ہے ۔

قیدیوں کی امداد کے معاملے میں سرد مہری ہماری حکومت کو لے ڈوبیگی

شیخ صادق حسن کی پریس کانفرنس

لاہور ۔۔۔۔ نامہ نگار خصوصی سے ۔۔۔۔ ۲۰ ر اپریل

آج اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے مغربی پنجاب کے ایم ۔ ایل ۔ اے اور امرتسر سٹی مسلم لیگ کے صدر شیخ صادق حسن نے کہا ۔ قیام پاکستان کے لئے جد و جہد کرتے ہوئے قید ہونے والے مجاہدین کے معاملے میں سرد مہری ہماری حکومت کو لے ڈوبیگی ۔

آپ نے بتایا کہ امرتسر کی مسلم لیگ کے فنڈ میں سے جو کہ چالیس ہزار کے قریب بچا کر لایا تھا امرتسر کے قیدیوں کو ۵۰ ۔ ۵۰ روپے فی قیدی دیا جا رہا ہے ۔ لیکن یہ انفرادی کوشش ہے ۔ متعدد قیدی ایسے ہیں جن کی ضمانت دینے والا کوئی نہیں ۔ جو باہر نکلیں تو اُن کے پاس پہننے کے لئے کپڑے اور اپنے لواحقین کے پاس پہنچنے کے لئے کرایہ تک نہیں ہے ۔ شیخ صاحب نے اخبار نویسوں کی اُن متعدد قیدیوں سے بھی ملاقات کرائی جو شیخ صاحب سے ہنگامی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کچھ روپے لینے آئے ہوئے تھے ۔ اُن میں سے ایک قیدی مسمی نذیر نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ افسوس! ہماری وزارت ہمارے لئے اتنا بھی نہ کر سکی جتنا اکیلے شیخ صادق حسن صاحب نے کیا ۔ اُس نے کہا ۔ ہمیں آج تک قیام و بحالی کے متعلق کوئی سہولت بہم نہیں پہنچائی گئی ۔ نذیر نے بورسٹل جیل میں مغربی پنجاب کی حکومت کے غیر معقول انتظام کا بھی ذکر کیا ۔

مقامی اور جعلی مہاجرین کو وزیر مالیات سردار شوکت حیات خاں کا انتباہ

سال کے آخر تک ۹۰ فیصدی کاشتکار مہاجرین کو بسایا جا سکیگا

لاہور ۔۔۔۔ نامہ نگار خصوصی سے ۔۔۔۔ ۲۰ ر اپریل

آج اخبار نویسوں کی کانفرنس میں مہاجرین کی بحالی کے سلسلے میں مقامی اور دیگر متعدد قسم کے مہاجرین کی بد اعتدالیوں کا ذکر کرتے ہوئے مغربی پنجاب کے وزیر مالیات آنریبل سردار شوکت حیات خاں نے غیر مسلموں کی جائدادوں پر ناجائز طور پر قبضہ کرنے والوں کو سخت تنبیہہ کی کہ وہ خود بخود ان ناجائز قبضوں سے دست بردار ہو جائیں ۔ ورنہ حکومت اُن کے خلاف سخت سے سخت قدم اٹھانے سے بھی گریز نہیں کرے گی ۔

سردار صاحب نے کہا ۔ میں بہت جلد ایک آئی ۔ سی ۔ ایس چھ پی ۔ سی ۔ ایس اور دیگر افسروں پر مشتمل ایک کمیٹی بنا رہا ہوں ۔ جس کے ساتھ میں خود جا کر ناگہانی طور پر شہروں، قصبوں اور دیہات میں معائنے اور جانچ پڑتال کروں گا ۔

آپ نے اس امر کا انکشاف کیا کہ ۵ لاکھ ایکڑ اراضی اکیلے ضلع ملتان میں پڑی ہے ۔ اس کے علاوہ سرکاری اراضی پر کسی غیر کاشتکار مہاجر کو نہیں بسایا جا رہا ۔ آپ نے اُمید ظاہر کی کہ اس وقت جو تعداد بے کس مہاجرین کی کیمپوں میں ہے اُن میں سے ۹۰ فیصدی کاشتکار مہاجرین کو اس سال کے آخر تک اراضی دیکر بسایا جا سکے گا ۔

علیگڑھ ۲۰ ر اپریل ۔ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں ہندی کو لازمی مضمون قرار دیدیا گیا ہے ۔

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۲ میکلیوڈ روڈ سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۴۸ء

خان عبدالغفار خان

خان عبدالغفار خان صاحب نے اپنے ایک حالیہ بیان میں فرمایا ہے کہ باوجودیکہ ہم بار بار پاکستان سے وفاداری کا اعلان کر چکے ہیں۔ پھر بھی نکتہ چین مجھ کو اور میری پارٹی کو بُرا بھلا کہنے سے باز نہیں آتے۔ آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ میری پارٹی اور مسلم لیگ کے نقطۂ نظر میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جب ہم نے صاف صاف کہدیا ہے کہ ہم تمام ان باتوں میں جو عوام کی ترقی اور بہبودی کے متعلق ہیں حکومت کا ہاتھ بٹانے کو تیار ہیں۔ تو پھر ہمیں فرقہ وارانہ سیاست میں کیوں گھسیٹا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان بننے سے پیشتر آپ پاکستان کے سخت خلاف تھے۔ نہ صرف خلاف ہی تھے۔ بلکہ انڈین نیشنل کانگرس کے نہایت سرگرم حامی تھے۔ اور آپنے مسلم لیگ کا جو اسوقت پاکستان میں برسراقتدار ہے۔ قلع قمع کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا۔ اس لئے یہ قدرتی بات ہے کہ موجودہ پاکستانی حکومت آپ کی جدوجہد کو مشکوک نگاہوں سے دیکھے۔ اور محض آپ کے پاکستان سے وفاداری کے زبانی اعلانات پر بھروسہ نہ کرے۔ کسی ملک کی حکومت بھی یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ اس کے شہری کسی ایسی سیاسی پارٹی سے تعلق رکھیں۔ جس کا مقصد موجودہ حکومت کی جڑ کو کھوکھلا کرنا ہو خصوصاً جبکہ ایسی پارٹی کی گذشتہ تاریخ داغدار ہو۔ مسلم لیگ اور انڈین نیشنل کانگرس کا اتنا نظریاتی اختلاف رہا ہے کہ پاکستان کی ہستی ہی درحقیقت اس اختلاف کی بنیاد پر قائم ہوئی ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ جب کانگرس کو یقین ہوگیا کہ پاکستان نہیں رک سکتا۔ تو اس نے پاکستان کو کمزور کرنے کے لئے کوئی طرح کے ہتھیار استعمال کئے۔ جن میں سے ایک پٹھانستان کے قیام کا ڈھونگ بھی تھا۔ خان صاحب نے کانگرس کی اس چال کو کامیاب بنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اب جبکہ آپکی انتہائی مخالفانہ کوششوں کے باوجود پاکستان معرض وجود میں آچکا ہے۔ تو محض آپ کے زبانی اعلانات کہ آپ پاکستان کے وفادار ہیں۔ ان شکوک و شبہات کو نہیں مٹا سکتے۔ جو آپ کے گذشتہ رویہ سے دلوں میں پیدا ہو چکے ہیں۔ خاصکر جبکہ آپ اپنی ایک جدا سیاسی پارٹی کے قیام پر مصر ہیں خواہ اس پارٹی کے مقاصد کو کتنا بھی عوام کی ترقی و بہبودی کے ادعا کے پردوں میں چھپانے کی کوشش کیجائے۔ آپکا پاکستان کے اندر آزاد پٹھانستان کا مطالبہ جو ابھی تھوڑے دن ہوئے آپنے کیا تھا۔ صاف چغلی کھا رہا ہے کہ آپ کی ذہنیت میں کوئی پاکستانی قسم کی ترقی نہیں ہوئی۔ ایسی صورت میں آپکا اپنے نقادوں کو ملزم گردانا کسی طرح جائز نہیں۔ ہماری دانست میں آپکو کم از کم وہ لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیئے جو ہندو مہاسبھانے ہندو یونین میں اختیار کیا ہے۔ حالانکہ ہندو مہاسبھا کی روش کانگرس سے اس طرح معاندانہ نہیں رہی جس طرح خدائی خدمتگاروں کی مسلم لیگ کے خلاف رہی ہے۔ قیام پاکستان کی مخالفت میں تو ہندو مہاسبھا کانگرس سے بھی چار قدم آگے تھی۔ لیکن اس کے باوجود کانگرس حکومت اسکی جداگانہ سیاسی حیثیت کو برداشت نہیں کر سکی۔ پھر کیونکر ممکن ہے کہ پاکستانی حکومت ایک ایسی سیاسی پارٹی کے وجود کو برداشت کر سکے۔ جو زندگی بھر پاکستان کے بنیادی اصولوں کی خطرناک طور پر مخالف رہ چکی ہے۔ اور جس کی موجودہ روش بھی اپنی گذشتہ تاریخ سے تمیز ہونی مشکل ہے۔ اسوقت جبکہ پاکستان کی نوزائیدہ مملکت کئی قسم کی اندرونی اور بیرونی مشکلات میں گرفتار ہے۔ صوبائی یا نسلی تفرق و تشتت کے جرثومے فضا میں منتشر کرنے والا خواہ کسی رنگ کا جامہ پہن کر آئے۔ پاکستان کا کسی معنوں میں دوست کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ پاکستان کی موجودہ حکومت کے عناصر معیاری اعتدال کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ مگر موجودہ حالات میں کوئی بھی انقلابی زلزلہ جو تمام حکومت کو ایسا درہم برہم کر دے کہ جس سے یہاں انارکی کی حالت پیدا ہو جائے کسی طرح جائز نہیں رکھا جا سکتا۔

ہند اور پاکستان کے درمیان معاہدات

کلکتہ میں جو ہند اور پاکستان کے درمیان بین المملکتی کانفرنس ہوئی ہے۔ اس کی کارروائی اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ ہر دو ملکوں کے نمائندوں نے کانفرنس کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا ہے اور کہا گیا ہے۔ کہ دونوں ملکوں میں اتنی اہم کانفرنس ابھی تک اس خوش اسلوبی سے سرانجام نہیں ہوئی جن معاملات کے متعلق کانفرنس میں سمجھوتہ ہوا ہے۔ واقعی دونوں ملکوں میں قیام امن کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ اور اگر اس رواداری کی روح سے ان فیصلوں پر عمل کیا گیا۔ جس کا اظہار کیا گیا ہے۔ تو ہمیں اُمید ہے کہ بہت جلد وہ مصائب ختم ہو جائیں گے۔ جن کا نشانہ دونوں ملک شروع ہی سے بن رہے ہیں۔

ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ دونوں طرفوں کے مقتدر لیڈروں نے اس مسئلہ کی اہمیت کو وقت پر بھانپ لیا۔ اور اس کیلئے عملی قدم اٹھایا۔ مگر جیسا کہ اعلان میں بھی اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ دونوں حکومتیں اور ان کے باشندے جب تک نیک نیتی سے ان فیصلوں پر پورا پورا عمل کرنے کے لئے تیار نہ ہونگے۔ اس وقت تک ان معاہدوں کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اگر یہ معاہدات محض وقت ٹالنے اور دوسرے کی سادگی سے فائدہ اٹھانے کے لئے طے کئے گئے ہیں۔ تو یقیناً حالات پہلے سے بھی زیادہ بدتر ہو جائینگے اور اگر ایک فریق سے ذرا بھی چوک ہوئی اور اس نے کسی معاہدہ کو سفسطائی دلائل سے اپنی خود غرضی کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کی۔ اور محض وکیلانہ ہندی چندی اور لفظی تشریحات کے ہیر پھیر سے ایک دوسرے کو زک دینی چاہی تو اس تمام تکلیف فرمائی کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔

ہند اور پاکستان کے تمدنی۔ معاشرتی جغرافیائی۔ تجارتی۔ دفاعی وغیرہ بہت سے ایسے مسائل ہیں۔ جن کا حل سوائے باہمی پائیدار معاہدات طے پانے کے نہیں ہو سکتا۔ ہمیں امید ہے کہ اس بارے میں یہ پہلا قدم مبارک ہوگا۔ اور دونوں ملکوں میں آئندہ خوشگوار تعلقات کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔

انسدادِ رشوت

کچھ دن پیشتر ایسوسی ایٹڈ پریس کی ایک خبر شائع ہوئی تھی کہ انسداد رشوت کے لئے جو سپیشل پولیس کا عملہ حکومت پاکستان نے مقرر کیا ہوا ہے۔ اس کے ایک ترجمان نے ان مشکلات کا تذکرہ کیا تھا جو مختلف سرکاری محکموں کے اعلیٰ افسران کے راستہ میں پیدا کرتے ہیں۔ اس خبر کے متعلق پاکستان کی اسٹیبلشمنٹ کے پبلسٹی آفیسر نے ایک بیان میں کہا تھا کہ پولیس فورس کے ترجمان نے نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس سے ملاقات کے دوران میں حکومت مغربی پنجاب کے حکام کے عدم تعاون کا شکوہ نہیں کیا۔ اب ایسوسی ایٹڈ پریس کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ پبلسٹی آفیسر نے خود ٹیلیفون پر نمائندہ پریس کو مدعو کیا۔ اور بعدازاں ملاقات میں وہ بیان دیا۔

معلوم نہیں کہ اصل واقعہ کیا ہے۔ اور دونوں میں سے کون سچا ہے۔ پبلسٹی آفیسر یا ایجنسی۔ اگر ٹیلیفون کی بجائے تحریری دعوت ہوتی۔ تو معاملہ صاف تھا۔ موجودہ صورت میں صحیح حال معلوم نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس بات میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ بعض محکموں میں حکام پولیس کی کارروائی میں رکاوٹیں ضرور پیدا کرتے ہونگے۔ حکومت کو چاہیئے کہ اس معاملہ کی پوری پوری تحقیقات کرائے۔ تاکہ انسداد رشوت ستانی کی مہم کامیاب ہو سکے۔

سامانِ حرب

معاصر "نوائے وقت" نے ہندیونین کے ایک نیم سرکاری اخبار کے حوالہ سے لکھا ہے کہ کشمیر میں شمول ہند سے پہلے بھی حکومت ہند ریاست کشمیر کی جنگی امداد کرتی رہی ہے۔ "چنانچہ اگست ۱۹۴۷ء سے لیکر اکتوبر ۱۹۴۷ء تک حکومت ہند نے ڈوگرہ حکومت کو ایک کروڑ بچانوے لاکھ نوسو باون عدد مختلف قسم کی گولیاں، گولے، بم وغیرہ سپلائی کئے"۔

ظاہر ہے کہ یہ جنگی سامان ان بدنصیب ریاستی لوگوں کے ہلاک کرنے میں خرچ ہوا جن کو ڈوگرہ فوج نے اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ اور جس کا الزام نہ صرف نہرو جی بلکہ خود گاندھی جی نے بھی کشمیر و جموں کے ڈوگرہ حکمران پر لگایا تھا۔ نیز اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ہندیونین کی مہاراجہ سے تقسیم سے پہلے ہی سازش ہو رہی تھی۔ اور کشمیر کو بالجبر ہندیونین سے ملحق کرنے کیلئے الحاق سے نا ممکن پہلے تدابیر پر عمل کیا جا رہا تھا۔ ورنہ الحاق ان فوری ضرورِ ریاست کے مد نظر نہیں تھا۔ جن کا ذکر اس اعلان میں کیا گیا تھا۔ جو لارڈ ماؤنٹ بیٹن گورنر جنرل ہند نے الحاق کے وقت کیا تھا۔

خطبہ نمبر ۲۷

خطبہ جمعہ

رخصتیں شریعت کو کمزور کرنے کیلئے نہیں بلکہ اسلئے دیگئی ہیں کہ مومن بلاوجہ تکلیف میں نہ پڑیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ مارچ ۱۹۴۸ء بمقام رتن باغ لاہور

(مرتبہ: مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مجھے زکام نزلہ اور سوزشِ حلق کی تکلیف ہے۔ اس وجہ سے مجھے طبی طور پر اونچی آواز سے بولنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ اس کے علاوہ آج صبح سے مجھے دردِ نقرس کی بھی تکلیف ہے۔ گذشتہ ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں اب تیسری دفعہ مجھ پر درد نقرس کا حملہ ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے میں زیادہ دیر تک کھڑا نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ آج ہماری

شوریٰ کا اجلاس

ہے۔ اور چونکہ بہت سے دوست باہر سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور اُن کی خواہش تھی کہ مجھ سے ملیں۔ اس لئے میں نے یہی مناسب سمجھا کہ آج چند الفاظ کہکر مَیں جمعہ کا خطبہ ختم کر دوں۔ اور خود ہی جمعہ کی نماز پڑھانے کی کوشش کروں۔ مَیں آج کسی اور خطبہ کی بجائے صرف اس امر کو جماعت کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ مَیں نے گذشتہ ایام میں اس بات پر غور کیا ہے کہ ہماری جماعت رخصتوں سے

ضرورت سے زیادہ فائدہ

اٹھانے لگ گئی ہے۔ شریعت نے رخصتیں اس لئے نہیں دیں۔ کہ ان سے شریعت کو کمزور کیا جائے۔ بلکہ اُس نے رخصتیں اسلئے دی ہیں کہ مومن بلاوجہ تکلیف میں نہ پڑیں۔ لیکن ہماری جماعت میں اس مسئلہ پر زور دینے کی وجہ سے رخصتوں کا استعمال اتنا بڑھ گیا ہے کہ خطرہ پیدا ہوتا ہے کہ دین میں آہستہ آہستہ اباحت نہ پیدا ہو جائے۔ اس لئے میں نے سردست نماز کے متعلق اس بات پر زور دینا شروع کیا ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے نماز وقت پر اور الگ الگ پڑھی جائے۔ حضر میں تو لازمی ہی ہے۔

سفر میں بھی

اگر کوئی خاص روک نہ ہو۔ تو علیحدہ علیحدہ نماز پڑھی جائے۔ علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنے میں یہ بھی فائدہ ہے کہ خواہ فرائض سے آگے پیچھے ادا کی جانے والی رکعات کا نام سنتیں نہ رکھو۔ نوافل رکھ لو۔ بہرحال اس طرح کئی دفعہ خدا تعالےٰ کو یاد کرنے اور اس کی عبادت کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جس طرح سفر میں بعض دفعہ انسان کو کھانا دیر سے کھانا پڑتا ہے۔ اگر کوئی مشکل ہو۔ تو وہ نمازیں جمع کر سکتا ہے۔ اور نمازوں کا جو مقررہ وقت ہے اسکے اندر رہتے ہوئے وہ نمازوں کو آگے پیچھے بھی کر سکتا ہے۔ لیکن یہ نہیں ہوتا۔ کہ اگر کھانا کسی کو مل رہا ہو۔ تو وہ اس لئے نہ کھاتے کہ چونکہ مجھے سفر درپیش ہے۔ اور سفر میں عام طور پر کھانا

وقت پر

نہیں ملتا۔ اس لئے میں یہ کھانا بھی نہیں کھاتا۔ یا چونکہ مَیں سفر میں ہوں۔ اور سفر میں بعض دفعہ ناشتہ کا انتظام نہیں ہوتا۔ اس لئے میں ناشتہ نہیں کرتا۔ کوئی مسافر یہ نہیں کہا کرتا۔ کہ چونکہ مجھے بعض دفعہ سفر میں صبح کا کھانا نہیں ملتا۔ اس لئے صبح کا کھانا ملنے پر بھی مَیں نہیں کھاؤنگا۔ یا چونکہ شام کا کھانا بعض دفعہ سفر میں نہیں ملتا۔ اس لئے شام کا کھانا ملنے کے باوجود میں نہیں کھاؤنگا۔ اگر کھانا نہیں ملتا۔ تو وہ نہیں کھاتا۔ اور اگر مل جاتا ہے۔ تو وہ کھالیتا ہے۔ اسی طرح نماز کے متعلق بھی اس سفری تقاضا کے مطابق عمل ہونا چاہیئے۔ اگر سفر میں علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنے کا موقع مل جاتا ہے۔ مثلاً فرض کرو

گاڑی کے کمرہ میں

الگ الگ نمازیں پڑھنے کی گنجائش ہے یا کوئی اسٹیشن ہے۔ جہاں پانچ سات منٹ گاڑی نے ٹھہرنا ہے۔ اور انسان الگ الگ نماز پڑھ سکتا ہے۔ تو اُسے ضرور الگ الگ نماز پڑھنی چاہیئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ شریعت کی طرف سے نمازیں جمع کرنے کی رخصت ہے۔ مگر یہ رخصت ہماری کمزوریوں اور مشکلات کو دیکھ کر ہے۔ جہاں بعض لوگوں کی یہ غلطی ہے۔ کہ وہ باوجود مشکلات کے رخصتوں پر عمل نہیں کرتے۔ جیسے غیر احمدی کہتے ہیں۔ کہ آجکل کا سفر آرام دہ ہے اسلئے آجکل کے سفر میں رخصتوں سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیئے۔ حالانکہ

آجکل کا سفر

بعض دفعہ اتنا تکلیف دہ ہوتا ہے۔ کہ پُرانے سفر بھی اتنے تکلیف دہ نہیں ہوا کرتے تھے۔ پس جہاں یہ غلطی ہے کہ آجکل کے سفروں کو آرام دہ قرار دیتے ہوئے رخصتوں کو بالکل نظر انداز کر دیا جائے وہاں یہ بھی غلطی ہے کہ ان رخصتوں سے ناجائز فائدہ اُٹھایا جائے اور شریعت کے احکام کے وہ حصے جن کے متعلق کوئی حکم نہیں بلکہ صرف رخصتیں ہیں۔ اُن میں باوجود موقع ملنے کے صرف رخصت کی طرف اپنی طبیعتوں کا میلان رکھا جائے۔ مثلاً نماز قصر کرنے کا حکم قرآن کریم سے ثابت ہے یہ رخصت نہیں بلکہ حکم ہے۔ اسلئے خواہ ہمیں کوئی شخص

تختِ سلیمان پر

بٹھا کر لیجائے۔ جب ہم سفر پر ہوں گے۔ نماز کا قصر کرنا ہمارے لئے واجب ہوگا۔ جس طرح حضر میں چار رکعتیں فرض ہیں۔ اسی طرح سفر میں دو رکعتیں پڑھنا فرض ہے۔ جس طرح حضر میں چار کی بجائے دو رکعتیں پڑھنی ناجائز ہیں۔ اسی طرح سفر میں دو کی بجائے چار رکعتیں پڑھنی ناجائز ہیں۔ لیکن نمازوں کو جمع کرنا یہ اجازت اور رخصت ہے۔ اسکے متعلق ہمیں کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّت سے نمازیں جمع کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔ مگر یہ کہیں سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ آپ اس کے خلاف عمل کرنا ناجائز سمجھتے ہوں۔ بلکہ اور تو اور

غزوۂ احزاب

میں آپ نے ظہر کی نماز الگ پڑھی۔ اور عصر کی نماز الگ پڑھی۔ پس میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اب ہمارے لئے چستی کا زمانہ آچکا ہے۔ جس میں رخصتوں پر عمل کم ہوتا ہے۔ اب ہمارے لئے قربانی کا زمانہ آگیا ہے۔ جس میں رخصتوں پر عمل کم ہوتا ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ زور اس بات پر دو۔ کہ شریعت کے احکام ان شرائط کے مطابق ادا کرو۔ جو شرائط خدا اور اُس کے رسولؐ نے مقرر فرمائے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ اجتماعی کاموں اور جلسوں کے لئے اگر نماز جمع کرلی جائے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ مگر آج میں نمازیں جمع نہیں کراؤنگا۔ اس لئے کہ ہماری شوریٰ کا پہلا اجلاس صرف اس قدر ہوگا۔ کہ کمیٹیاں بنا کر ہم کہہ دیں گے۔ کہ وہ اپنا کام کل پیش کریں۔ اور چونکہ

عصر کی نماز

کا وقت اجلاس کے بعد ہمیں مل جائے گا۔ اس لئے میں صرف جمعہ کی نماز پڑھاؤنگا۔ عصر کی نماز علیحدہ وقت پر انشاءاللہ پڑھاؤنگا۔ اگر خطبہ دینے کی وجہ سے تکلیف نہ بڑھی۔ تو خود پڑھا دوں گا۔ ورنہ جو امام مقرر ہوگا۔ وہ پڑھا دیگا ٭

دیہات میں نماز جمعہ

از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ انگلستان

الفضل مورخہ ۲۰ اپریل میں زیر عنوان "جمعہ کی نماز فرض ہے" ایک سوال کا جواب شائع ہوا ہے۔ سائل نے یہ دریافت کیا ہے "دیہات میں جہاں بوجہ انتفائے شروط ادائیگی جمعہ فرض نہیں۔ اگر وہاں نیک ارادے سے جمعہ پڑھا جاتا ہو تو فرض کر کے پڑھے یا نفل رہے، جمعہ پڑھ کر بعدہٗ نماز پڑھی جائے یا اس کا برعکس بھی جائز ہے کوئی نص صریح ہے کہ جمعہ کے بعد نماز ظہر نہ پڑھی جائے۔"

میں جہاں تک سمجھتا ہوں۔ سائل کی مُراد اس احتیاطی نماز سے ہے جو غیر احمدی دوست ایسے موقعہ پہ ادا کرتے ہیں۔ وجوب نماز جمعہ کے متعلق آئمہ کے مختلف اقوال پائے جاتے ہیں۔ مثلاً امام ابو یوسف کے نزدیک جمعہ ایسی جگہ واجب ہوتا ہے۔ جس میں امیر اور قاضی پایا جاتا ہو۔ بعض نے کہا۔ جس میں بادشاہ یا گورنر رہتا ہو۔ اور شہر کی آبادی دس ہزار ہو۔ اور امام احمد اور امام شافعی فرماتے ہیں۔ کہ جہاں چالیس فرد ہوں تو وہاں جمعہ واجب ہوگا۔ اور بعض نے دو اور تین کا ہونا کافی قرار دیا ہے۔ اسلئے آئمہ کے مختلف اقوال کی وجہ سے غیر احمدی قطعی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ کہ جمعہ کی نماز پڑھی جانی چاہیئے یا نہیں اسلئے وُہ جمعہ کی نماز ادا کر کے احتیاطی طور پر ظہر کی نماز بھی پڑھ لیتے ہیں کہ اگر جمعہ کی نماز صحیح نہ ہوئی تو ظہر کی ہی ہو جائیگی۔ اور غیر احمدی مسلمانوں کا عام طور پر یہ خیال ہے کہ دیہات میں نماز جمعہ ادا کرنا جائز نہیں۔

دیہات میں بھی جمعہ کی نماز ادا کرنا ضروری ہے

عام مسلمانوں کا یہ خیال کہ دیہات میں جمعہ کی نماز جائز نہیں ہوتی درست نہیں ہے۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں یہ باب باندھا ہے۔ "باب الجمعة فی القری والمدن" کہ اس باب میں دیہات میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے متعلق حکم بتایا جائیگا پھر آپ حضرت ابن عباس سے یہ حدیث لائے ہیں۔ ان اول جمعة جُمّعت بعد جمعة فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجد عبد القیس بجواثی من البحرین۔ (بخاری) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بعد سب سے پہلے جو جمعہ کی نماز ادا ہوئی تو وُہ بحرین کے گاؤں جواثی میں قبیلہ عبد القیس کی مسجد میں ہوئی تھی۔ اور وکیع کی روایت میں ہے کہ وُہ بحرین کی ایک بستی تھی۔ جسے جوثا کہتے تھے۔ رہی اوّل قریة اقامت الجمعة بعد رجوع الناس الی الحق بعد الردة فی زمن ابی بکرؓ اور وُہ پہلی بستی ہے۔ جس نے حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں لوگوں کے ارتداد سے رجوع کرنے کے بعد سب سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھی لیس اس حدیث سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ دیہات میں جمعہ کی نماز ادا کرنا جائز ہے اور حضرت ابن مسعود فرماتے تھے الجمعة واجبة علی کل قریة وان لم یکن فیھا الا اربعة یعنی جمعہ ہر بستی پر واجب ہے اگرچہ اس میں چار اشخاص ہی پائے جائیں۔ احناف کا یہ مذہب ہے کہ تین اشخاص کا بھی جمعہ ہو سکتا ہے اور ہمارے نزدیک دو مقتدی ہوں۔ اور ایک امام تو اُن کا بھی جمعہ ہو سکتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر اب تک جماعت کا تعامل یہی ہے۔ کہ دیہات میں جمعہ پڑھا جاتا ہے چنانچہ ہمارے گاؤں سیکھواں میں جو قادیان سے تین میل کے فاصلہ پر ہے اور اسی طرح تلونڈی اور فیض اللہ چک وغیرہ میں ہمیشہ جمعہ ہوتا رہا ہے لیکن جو دوست چاہتے وُہ قادیان میں جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے چلے جاتے اور باقی اپنے اپنے گاؤں میں ادا کرتے

نماز ظہر ادا نہ کرنے کیلئے نص صریح

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ظہر کی نماز ادا نہ کرنے کے متعلق قرآن مجید میں حکم موجود ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاذا قضیت الصلوٰة فانتشروا فی الارض کہ جب جمعہ کی نماز ختم ہو جائے تو پھر زمین میں پھیل جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو۔ پس اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد انتشروا فی الارض کا حکم دیکر بتا دیا کہ جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے بعد ظہر کی نماز ادا نہ کیجائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارہ میں یہ فتویٰ ہے جو مجموعہ فتویٰ احمدیہ میں درج ہے:—

"ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ لوگ احتیاطی پڑھتے ہیں۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن شریف کا حکم ہے جمعہ کی نماز سب مسلمانوں پر فرض ہے جبکہ جمعہ کی نماز پڑھ لی تو حکم ہے کہ جاؤ اب اپنے کاروبار کرو۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ انگریزوں کی سلطنت میں جمعہ کی نماز اور خطبہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بادشاہ مسلمان نہیں ہے۔ تعجب ہے کہ خود بڑے امن کے ساتھ خطبہ اور نماز جمعہ پڑھتے بھی ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں کہ نہیں ہو سکتا۔ پھر کہتے ہیں کہ احتمال ہے کہ جمعہ ہوا یا نہیں اس واسطے ظہر کی نماز بھی پڑھتے ہیں۔ اور اس کا نام احتیاطی رکھا ہے۔ ایسے لوگ ایک شک میں گرفتار ہیں۔ ان کا جمعہ بھی شک میں گیا اور ظہر بھی شک میں گئی نہ یہ حاصل ہوا نہ وُہ۔ اصل بات یہ ہے کہ نماز جمعہ پڑھو اور احتیاطی کی کوئی ضرورت نہیں"

خدام الاحمدیہ اوکاڑہ کا جلسہ

مورخہ ۱۷/۴/۴۸ بوقت شب انجمن خدام الاحمدیہ اوکاڑہ کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ گاندھی چوک میں زیر صدارت چوہدری محبوب عالم صاحب بی۔اے ایل ایل بی وکیل مہاجر گورداسپور منعقد ہوا۔ خاکسار نے تلاوت قرآن کریم کی بعد ازاں امیر بخش صاحب لاہوری نے پاکستان کے جوان کے فرائض مذہبی ورزش اور عمدہ صحت کی ضرورت کی اہمیت پر دلچسپ تقریر کی جسکو حاضرین نے نہایت انہماک اور توجہ سے سُنا تقریر میں مقرر نے باہمی اتحاد اور رواداری پر بھی زور دیا اور مختلف ممالک کی زندہ قوموں خصوصاً مسلمان قوم کی تاریخ تہذیب تمدن جسمانی علمی اقتصادی اور تجارتی برتری اور فوجی خوبیوں کا ذکر کیا۔ جس سے نوجوان حاضرین میں نیا جوش اور نئی امنگ اور استقلال کا مادہ پیدا کرنیکا اثر ہوا۔ بالآخر جلسہ دُعا پر ختم ہوا۔ ڈاکٹر سید فیاض حسین اوکاڑہ

جیل سے رہا ہو کر آنیوالے دوستوں کے نام اہل قادیان کا سلام

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رتن باغ لاہور)

قادیان سے بذریعہ فون امیر جماعت قادیان نے اُن دوستوں کی خدمت میں قادیان کے درویشوں کی طرف سے محبّت بھرا اسلام کہلا کر بھیجا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ قادیان کے جملہ احمدی درویش ان سب احمدی بھائیوں کے لئے جو گذشتہ ایام میں قید تھے خصوصیت کے ساتھ دُعائیں کرتے رہے ہیں۔ اور اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم کے ساتھ انہیں رہائی عطا کی ہے قادیان کے دوستوں کی درخواست ہے کہ اب رہا ہونے والے دوست اپنے مقدس مرکز کی رہائی کے لئے خصوصیت سے دُعا کریں۔ کیونکہ حقیقتاً اس وقت ہمارا مرکز بھی ایک گونہ قید میں مُبتلا ہے۔ اور گو خدا کے وعدوں پر بھروسہ کرتے ہوئے یقین ہے کہ اسکی رہائی کے دن ضرور آئینگے۔ لیکن مخلص احمدیوں کا فرض ہے کہ وُہ اپنی دعاؤں کے ساتھ اس رہائی کے قریب تر لانے کی کوشش کریں ولاحول ولا قوة الا باللہ العظیم

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۰/۴/۴۸

---

۳۰ شہادت (اپریل) کو یاد رکھیئے!

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا مالی سال ۳۰ شہادت مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۴۸ء کو ختم ہو رہا ہے اگر آپ نے اس وقت تک اپنا مقررہ بجٹ پورا نہ کیا ہو تو بقایا چندہ جات کی رقوم اس تاریخ سے قبل مرکز میں روانہ فرما کر اپنے وعدہ کو پورا کریں عہدہ داران اور نمائندگان مجلس مشاورت خاص طور پر سرگرمی سے کام لیکر اس کام کو سرانجام دیں۔ تاکہ ان پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہو۔ اُسے پورا کر سکیں جزاکم اللہ احسن الجزا۔ (ناظر بیت المال)

حافظ نور الٰہی صاحب درویش قادیان کی تشویشناک علالت

احباب سے دعا کی درخواست

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رتن باغ لاہور

قادیان میں ایک صاحب حافظ نور الٰہی صاحب نامی بہاولپور سے زیارت اور خدمت مرکز کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ یہ صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور آج فون پر اطلاع ملی ہے کہ اب ان کی حالت زیادہ تشویشناک ہے۔ چونکہ قادیان کے دوست آجکل جماعت کی مخصوص دعاؤں کے حقدار ہیں اور حافظ نور الٰہی صاحب ذاتی طور پر بھی بہت مخلص اور نیک آدمی ہیں۔ اس لئے دوستوں سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ ان کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا کریں

گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) کا آئین

(از مکرم جناب بشارت احمد صاحب امروہی)

ذیل میں ملک گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ کے گولڈ کوسٹ بلیٹین مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۴۸ء کے شائع شدہ مضمون "کانسٹیٹیوشنل پروگریس گولڈ کوسٹ میں" کا ترجمہ قارئین الفضل کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

۱۹۴۶ء میں گورنر سر الارن برن کی حکومت کے وقت میں گولڈ کوسٹ کے لئے ایک نیا دستور اساسی تیار ہو کر آیا۔ جس کی رو سے ملک افریقہ میں سب سے پہلے ایک ایسی کالونی کی حیثیت اختیار کر گیا جس میں منتخب شدہ یا بذریعہ ووٹ غیر سرکاری افریقنوں کی کثرت ہو۔ اور اسی دستور اساسی کی رو سے مجلس قوانین کا صدر گورنر ہو ممبران کی تعداد تیس ہو۔ جن میں چھ سرکاری اور چھ نامزد بذریعہ گورنر اور اٹھارہ ووٹوں کے ذریعہ منتخب شدہ اگر ووٹ کی صورت میں کبھی نامزد ممبران سرکاری ممبران کے حق میں اپنے سارے ووٹ بھی دے دیں۔ تو کثرت بہرحال غیر سرکاری ممبروں کی ہوگی۔ اور یہ حکومت خود اختیاری کی طرف ایک بڑھتا ہوا اقدم ہے۔ یہ ضرور ہے کہ دستور اساسی گورنر کو خاص اختیارات دیتا ہے۔ مگر خاص حالات میں جب کہ مجلس قوانین کی کثرت رائے کسی ایسی بات کے حق میں ہو جس سے حکومت کو زد پہنچتی ہو تو یہ صرف بچاؤ کے لئے اس میں رکھا گیا ہے۔ دوسرے مواقع پر وہ اس کو استعمال نہ کرے گا۔ اور یقینی طور پر توقع کی جاتی ہے کہ وہ ریزرو اختیارات خاذ و نادر ہی استعمال کرے گا۔

جن لوگوں کو گولڈ کوسٹ کی پبلک زندگی میں دلچسپی ہے وہ جانتے ہیں کہ اس ملک میں مختلف نسل مختلف طبقہ اور تعلیم کے لوگ بستے ہیں۔ ایک طرف علاقہ ہائے شمالیہ کے دیہاتی ہیں تو دوسری طرف کالونی میں یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ۔ پھر ان دو طبقوں کے درمیان کتنے ہی ملین لوگ ہیں۔ اور سارے ہی شہری حقوق کے مالک اور مرکزی حکومت کی ذمہ داریوں میں مساوی۔ کالونی چونکہ ساحل کے ساتھ ساتھ واقع ہے۔ اس لئے ان لوگوں کا یورپینوں سے میل ملاپ سینکڑوں سالوں سے ہے۔ لیکن علاقہ ہائے شمالیہ کے افریقنوں کو انگریزوں سے کوئی چالیس سال سے ہی شناسائی ہوئی ہے۔ اس لئے سیاسی طور پر کالونی کے لوگ دوسروں سے کہیں آگے بڑھ گئے ہیں۔ کالونی میں ٹاؤن کونسلیں ہیں۔ ۱۔ اکرہ۔ ۲۔ کیپ کوسٹ۔ ۳۔ سیکنڈی اور ٹکوراڈی۔ اشانٹی میں کماسی ایک ٹاؤن علاقہ ہائے شمالیہ میں کچھ بھی نہیں۔ اب یہ ٹاؤن کونسلیں بڑے بڑے شہروں کی صورت اختیار کر گئی ہیں۔ جن میں یورپین آبادی کا اثر ورسوخ غیر معمولی طور پر ......

اٹھارہ ازمور ناسے کالونی کی مندرجہ بالا ٹاؤن کونسلیں ایک منتخب شدہ کثرت پر مشتمل ہیں۔ کماسی کی چھ منتخب شدہ اور چھ نامزد ممبروں پر مشتمل ہے جنہیں صرف پریذیڈنٹ کو ملا کر تین انگریز ہیں۔ ان کونسلوں نے لوکل گورنمنٹ کی طرف سے آرٹ کے لئے ٹریننگ کلاس بھی کھول دی ہے۔ ان کے علاوہ لوکل گورنمنٹ سرشتہ سے مقامی عہدیداران کے ذریعہ پڑھا اور پھیل رہی ہے۔ سو دو سمراقدم سیاسی چوہدریٹ ہے جس کی بنیاد رسم میں رواج میں اور جو ٹی مجلس تو انین میں ہے۔ پراونشل۔ جائنٹ پراونشل اور اشانٹی کا نفیڈریسی کونسلیں مقامی حکام کی ذمہ داریاں اور فرائض میں معاون رہتے ہیں۔ کالونی اور اشانٹی میں خاص طور پر۔ ان کونسلوں کے ممبر مجلس قوانین میں کم از کم تیرہ ہوتے ہیں۔ پراونشل تو انتخاب کرتی ہے اور اشانٹی کانفیڈریسی چار اور پانچ ایسے لوگوں کا بھی انتخاب کرتی ہیں جو چیف نہیں ہیں۔ پراونشل اور اشانٹی کانفیڈریشن مرکزی گورنمنٹ میں اہم فرائض ادا کرتی اور اس کے اہم کاموں کے ایک حصہ کو انجام دیتی ہیں اور حکومت ہمیشہ ہی ان سے اہم معاملات اور بلوں کے بارے میں مشورہ کرتی ہے۔ پہلے اس سے کہ معاملہ مجلس قوانین تک جائے۔ ان کونسلوں میں اس پر سیر کن بحث ہوتی ہے۔ تاکہ پراونشل اور اشانٹی فیڈریشن کے ممبروں تک اپنے نظریہ جات کو پہنچا سکیں۔ اور ان کے لئے اس کام کے سنبھالنے کا طریق بھی پیدا کر دیں تا قانون مفید تیار ہو۔

میونسپل انتخاب بذریعہ شہریوں کے ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے پانچ ممبر انتخاب کئے جاتے ہیں ووٹ کے ذریعہ۔

مجلس قوانین کا انتخاب مروجہ طریق پر ہوتا ہے۔ انتخاب کے ذریعہ بھی اور نامزدگی سے بھی۔ ممبر اپنے کام میں ماہر ہوتے ہیں جو قیمتی مشورہ جات دیتے رہتے ہیں۔ چیف کمشنر علاقہ شمالیہ اس علاقہ کے نظریہ کو پیش کرتا ہے۔ اس طرح اس کی مدد ٹریٹوریل کونسل کے مشورہ جات لینے بھی ہوتی ہے۔

نامزد ممبران مشن۔ کامرس۔ انڈسٹری وغیرہ کے نمائندے ہوتے ہیں اور ایک خاص طور پر

EX - Servicemen

کا نمائندہ بھی ہوتا ہے۔ اس وقت تین ممبر افریقن ہیں۔ لیکن سارے ہی افریقن ممبر ہو سکتے ہیں بھی کوئی قانونی روک نہیں۔ مجلس قوانین کے غیر سرکاری ممبر وہ ملک کی حکومت میں اہم فرض ادا کرتے ہیں۔ ان کا بڑا کام مجلس کی اسٹنڈنگ فینانس کمیٹی کا چلانا ہے۔ اس کمیٹی کے دس ممبر الیکشن کے ذریعہ منتخب شدہ ہیں۔ اور ایک نامزد چیئرمین اس کمیٹی کا فنانشل سکرٹری ہے۔ ایک ماہ کے بعد اس کا اجلاس ہوتا ہے اور اس کا کام اس تمام زیادتی کو جو سال کے اخراجات پر مجلس قوانین کی طرف سے ہوتا ہے اور ابھی E S timates کیا ہوتا ہے کو ملاحظہ میں لانا اور اس طرح ملک کے سارے محکمہ جات کے کام پر ریویو ہوتا ہے۔ جرح بھی ہوتی ہے اور مشورہ جات بھی دیئے جاتے ہیں۔ اور سوالات پر خاص توجہ دی جاتی ہے اور ذمہ داری سے حل کیا جاتا ہے۔ حکومت کا ہر کام چونکہ خرچ رکھتا ہے۔ اس لئے یہ چیز اس کمیٹی کی مستعدی اور ہوشیاری چاہتی ہے۔ اس لئے اس کے ممبران فیصلہ کن بحث کرنے کے بعد گورنر کو اپنی رائے اور سفارش بھیجتے ہیں۔

ایڈوائزری کمیٹی۔ یہ کمیٹی محکمہ جات کے صدروں کو قیمتی مشورہ جات دیتی ہے۔ اس کی تین شاخیں ہیں۔

یہ ہے مختصر خاکہ حکومت خود اختیاری کا اور اس سے ظاہر ہے کہ ملک تعلیمی اور سیاسی لحاظ سے کسی درجہ ترقی کر چکا ہے۔ ملک کے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں مختلف علوم و فنون سیکھنے آئے دن ممالک غیر بھیجے جاتے ہیں۔ اور [illegible] جاتے ہیں۔

ابلیس کا وجود

(از مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب)

نوٹ:۔ چونکہ یہ مضمون ایک قابل تحقیق اختلافی مسئلہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے ضروری نہیں کہ ایڈیٹر اس سے متفق ہو۔

چند دن ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے الفضل میں اپنے ایک مضمون کے ذریعہ سے علماء سلسلہ کو دعوت دی تھی۔ کہ وہ اپنے خیالات کا اس بارہ میں اظہار کریں۔ کہ آیا اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو شروع سے ہی ایک مُغوی وجود پیدا کیا۔ یا یہ کہ گو اللہ تعالیٰ کا اصل منشاء تو یہ نہ تھا۔ مگر وہ بعد کے کسی حادثہ سے ایک مُغوی وجود بن گیا۔ اس بارہ میں کوئی اور مضمون میری نظر سے ابھی تک نہیں گذرا۔ اور عین ممکن ہے۔ کہ چونکہ یہ مضمون پیچیدہ اور غور طلب ہے۔ علماء سلسلہ اس بارہ میں تحقیق کر رہے ہوں اور ان مضامین کا سلسلہ عنقریب شروع ہو جائے میں خود عالم نہیں ہوں اور نہ ہی میری دینی تعلیم ایسی ہے۔ کہ میں ان لوگوں کی صف میں شامل ہو سکوں جو کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مخاطب ہیں۔ اور اسی بات کے مد نظر میں اس بارے میں کچھ لکھنے کی جرأت نہ کرتا۔ مگر پھر مجھے خیال آیا کہ گو اس میں کوئی شک نہیں کہ علم ... کسی بات تک پہنچنے کے لئے نہ صرف ممد اور معاون ہے بلکہ ضروری بھی ہے مگر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بعض دفعہ علم کا اثر اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔ اور بجائے پردوں کو آگے سے اٹھانے کے خود ایک بڑے پردے کی صورت اختیار کر لیتا ہے خصوصاً جب کہ یہ اپنے عقائد کی دیوار درمیان میں حائل ہو۔ اس صورت میں خیالات کی پرواز اور ان کا رجحان اسی طرف ہوتا ہے۔ جس طرح کا عقیدہ ہو۔ اور چونکہ علماء کی ایک عمر اس مستند عقیدہ کے بارے میں غور کرنے اور اس کے بارہ میں دلائل کے سوچنے میں گزری ہوتی ہے اس لئے اس کے خلاف سوچنا ان کے لئے مشکل ہوتا ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حیات مسیح کے عقیدہ کو ایک عرصہ تک مانتے رہنا ہمارے لئے ایک واضح مثال ہے اس لئے ان وجوہ کی بنا پر میں نے بھی چند الفاظ لکھنے کی جرأت کی۔

ابلیس کا مسئلہ ہمیشہ ہی سے پیچیدہ چلا آیا ہے اور مختلف زمانوں میں مختلف علماء نے اس پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی۔ مگر اس کے باوجود اس کے بہت سے پہلو ابھی تک وضاحت طلب ہیں۔ اور جس رنگ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اسے پیش کیا ہے۔ وہ میرے لئے تو بالکل نیا تھا۔ جہاں تک میں نے آپ کا مضمون پڑھنے کے بعد غور کیا ہے میرے دل کو تو یہ بات نہیں لگتی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو ایک مغوی وجود تو پیدا نہ کیا تھا۔ مگر وہ کسی بعد کے حادثہ سے ایسا وجود بن گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ایسا ماننے سے اللہ تعالیٰ کی صفات پر جو ایک زد پڑتی ہے وہ دور ہو جاتی ہے۔ یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی ہدایت فرمائی اور پھر خود ہی ایک ایسا وجود پیدا کر دیا جو کہ ہماری گمراہی کا باعث بنا ہے۔ اور ہمارے دائیں اور ہمارے بائیں اور آگے اور پیچھے سے گمراہی کے سامان پیدا کرتا ہے۔ مگر اس سے جہاں ایک زد ہٹتی ہے

وہاں ایک دوسری زد پڑنی شروع ہو جاتی ہے۔ وہ یہ کہ فلاں حادثہ اور اس کے نتائج انسان پر تو سج سکتے ہیں۔ کیونکہ انسان ہزار ہا کمزوریوں کا مجموعہ ہے۔ مگر اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے افعال یا اس کے نظام تک نہیں۔ خصوصاً اس مرکزی نقطہ کے لئے جس کے لئے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سب کائنات بنائی۔ زیب نہیں دیتا۔ اگر یہ بات معمولی ہوتی اور اس کے نتائج بھی ایسے ہوتے۔ جو کہ اس وسعت سے نظر انداز ہو جاتے کہ اس حادثہ سے ہوئے تو گو اعتراض تو اس بات پر پڑتا تاہم یہ بات اس قدر قابل اعتراض نہ ہوتی۔ مگر اس الجھن نے تو اس قدر وسعت پکڑی کہ ہزاروں نہیں بلکہ کروڑوں اور سب نفوس اس کے اثر کے نیچے آ گئے۔ آدم سے لے کر اس وقت تک ایک حصہ مخلوق کا اس لئے گمراہ ہو گیا کہ وہ ابلیس کے ہتھکنڈوں میں آ گیا۔ اور جب تک یہ دنیا ختم نہیں ہوتی۔ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اور واللہ بہتر جانتا ہے۔ کہ وہ اور کتنے لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ جس کے نتیجے میں وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ قرآن کریم سے جیسا کہ ثابت ہوتا ہے۔ دنیا میں کم لوگوں کو ہدایت نصیب ہوتی ہے۔ اور زیادہ ابلیس کی ذریت بنتے ہیں۔ اور پھر ان گمراہ لوگوں کو نہ صرف اللہ تعالیٰ اگلے جہان میں سزا دے گا۔ بلکہ بعض یہاں بھی پکڑے جاتے ہیں۔ اور سزا پاتے ہیں۔ اور پاتے رہیں گے۔ اور پھر ابلیس کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ کی مشیت اور تقدیر کا ایک اور رخ بھی بدل گیا۔ جب گمراہی کے سامان ایک حادثہ کی وجہ سے پیدا ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ کو انبیاء کے سلسلہ بھی اس حادثہ کی وجہ سے پھیلانا پڑا۔ جو کہ اس دنیا میں آ کے شیطان یا ابلیس کا رد کریں۔ تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ انبیاء کے سلسلہ میں سے ایک کثیر حصہ بھی ایک حادثہ کی وجہ سے آیا خصوصاً وہ انبیاء جو کہ صاحب شریعت نہیں مثلاً حضرت مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اسی طرح اور ہزاروں ہزار نبی۔ کیونکہ نہ ابلیس ہوتا اور نہ ہی گمراہی ہوتی۔ اور نہ انبیاء کی ضرورت پڑتی۔ ان سب باتوں کے مدنظر وہ حادثہ یا Accident جس کا اثر اتنی وسعت سے ہوتا تھا ہم کس طرح مان سکتے ہیں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ایماء اور اس کے منشاء اور تقدیر کے بغیر ہی ہو گیا ہو۔ پھر یہ یہاں پر ہی ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر ابلیس نہ ہوتا۔ تو دوزخ کی بھی ضرورت نہ ہوتی اور جنت بھی نہ ہونی چاہیئے تھی۔ اس لئے میری ناقص رائے میں ابلیس کا معنوی وجود ہوتا کسی حادثہ یا Accident کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس نظام کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے ہماری آزمائش کے لئے ابلیس کو پیدا کیا۔ باقی اگر ہم اس آزمائش میں پاس نہیں ہوتے۔ تو سزا یا انعام دنیا اس کے اپنے اختیار میں ہے۔ اور عیسائیت کے خدا کی طرح ہمارا خدا مجبور نہیں کہ ضرور وہ ہمیں سزا دے۔ اس کی رحمت بہر صورت ہر چیز پر غالب ہے۔ اور بڑی وسعت میں بہت دھیا ہے۔ آگے جب کے جو ہونا ہے۔ اس کے بارے میں ہم یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ ایک قسم کی تک بندی ہی کرتے ہیں۔ البتہ یہ ضرور جانتے ہیں کہ ایک وقت میں کوئی بھی دوزخ میں نہ رہے گا۔

اس جگہ میں یہ بھی ذکر کئے دیتا ہوں۔ کہ ہمارے بعض علماء کے خیال میں جہاں بھی آدم کے قصے کا ذکر ہے۔ وہاں ملائکہ سے مراد اصل ملائکہ نہیں اور نہ ہی ابلیس سے مراد اصل ابلیس ہے۔ بلکہ ملائکہ سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو کہ فرشتہ خصلت ہیں اور ابلیس سے مراد شیطانی فطرت کے لوگ ہیں۔ اسی لئے قرآن کریم میں وَجُنُودُ اِبْلِیْسَ آیا ہے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو اس مسئلہ کا حل ان آیات سے نہیں ہو سکتا۔ جن میں کہ آدم کا قصہ بیان ہے۔ بلکہ اس کے لئے ہمیں دوسری آیات تلاش کرنی چاہئیں کہ تبھی اس چکر میں سے نکلا جا سکتا ہے۔

مستری بدر الدین صاحب مہری گوبندپور والے کہاں ہیں؟

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

ایک صاحب مسمی مستری بدر الدین ساکنہ مہری گوبندپور ضلع گورداسپور قادیان میں معماری کا کام کرتے تھے۔ اس کے بعد وہ شاہدرہ میں کچھ ٹھیکیداری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو یا وہ خود اس اعلان کو دیکھیں۔ تو مجھے رتن باغ میں آ کر جلد مل لیں۔ ضروری کام ہے۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور ۲۰-۴-۴۸)

اعلان جلسہ

مکرمی و محترمی چوہدری فتح محمد صاحب سیال و محترمی سید ولی اللہ شاہ صاحب و دیگر بزرگان سلسلہ کے اعزاز میں جماعت لاہور کا ایک عام جلسہ مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۴۸ء بروز بدھ بعد نماز ظہر ۲ بجے بمقام رتن باغ لاہور منعقد ہو گا۔ جماعت اپنے جذبات عقیدت و محبت پیش کرے گی۔ جس میں یہ بزرگ جنہوں نے حفاظت مرکز کے سلسلہ میں قید و بند کی صعوبتیں اٹھائی ہیں۔ جماعت کو خطاب کریں گے۔ جملہ احمدی احباب سے درخواست ہے کہ وہ وقت مقررہ سے قبل خود تشریف لائیں۔ اور اپنے دوستوں کو اس اجلاس میں شمولیت کی تحریک کریں۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہو گا۔ والسلام

(خاکسار ملک خدا بخش جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ۔ لاہور)

ضروری اطلاع

امراء اور دیگر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ خدام حفاظت کے بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ہے۔ نیز وہ دوست جنہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تحریک پر قادیان رہنے کے لئے نام لکھائے ہیں۔ وہ بھی ۳۰ اپریل تک پہنچ جائیں

(افسر حفاظت مرکز جودھامل بلڈنگ لاہور)

اعلان

ایسے تاجر پیشہ احباب جن کو تاحال کہیں دوکان یا ایسے زمیندار احباب جن کو تاحال زمین نہ ملی ہو۔ وہ فوراً اپنے جات سے خاکسار کو جودھامل بلڈنگ لاہور کے پتہ پر خط لکھیں۔ تاکہ ان کا بندوبست کیا جائے

(خاکسار نور الحق)

درخواستہائے دعا

مکرم جناب مولوی سعد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کہوٹہ کی والدہ صاحبہ آنکھوں کے اپریشن کے لئے ٹیکسلا ہسپتال میں داخل ہوئی ہیں۔ احباب جماعت ان کے کامیاب اپریشن اور صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرما دیں۔

(غلام محمد گجراتی کیمپ خدام احمدیہ رتن باغ لاہور)

۲۔ ڈاکٹر نور احمد صاحب بلڈ پریشر کی بیماری کے باعث بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(شریف احمد لائل پوری)

۳۔ عرض ہے۔ میرا لڑکا ناصر احمد بتین چار روز سے کھانسی اور بخار سے بیمار ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو صحت عطا فرمائے۔

(چوہدری محمد منیر کلرک دفتر الفضل)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عبد العزیز صاحب سب جج بہادر درجہ اول سرگودہا

دعویٰ دیوانی ۱۱۷/ ۱۹۴۸ء

محمد شریف ولد محکم الدین ذات خواجہ بنام دیوان چند ولد بہادر چند اقوام بچاج ساکنہ میانی ساکنہ میانی تحصیل بھلوال

دعویٰ دلا پانے مبلغ ۸/۷۔۴۸۷ روپے اصل ۴۰۰/- روپے و سود ۸۷ روپے بابت پرونوٹ بنام دیوان چند ولد بہادر چند و اندر سین ولد دیوان چند اقوام بچاج۔ ساکنہ میانی تحصیل بھلوال مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان دیوان چند و اندر سین مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام دیوان چند و اندر سین مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ ۱۱ ماہ مئی ۱۹۴۸ء کو مقام سرگودہا حاضر عدالت ہذا نہ ہوں گے۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔
آج بتاریخ ۱۳ ماہ اپریل ۱۹۴۸ء کو بدستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

قرآن مجید مترجم

جس کا ترجمہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رض نے کیا اور جسکے حاشیہ پر تفسیری نوٹ بھی ہیں

یہ قرآن مجید مترجم ہم نے فسادات سے پہلے شائع کیا تھا۔ اس کا سارا سٹاک اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان میں محفوظ ہے۔ ہم نے انتظام کیا ہے۔ کہ جو احباب یہ قرآن مجید منگانا چاہیں ان کے نام قادیان سے براہ راست بذریعہ ڈاک بھجوایا جائے۔ ایک قرآن مجید مترجم کے لئے مبلغ بارہ روپے پیشگی ارسال فرمائیں۔ ہدیہ وصول ہونے پر ہم قادیان آرڈر بھجوا دیں گے۔ وہاں سے قرآن مجید بذریعہ ڈاک مل جاتے گا۔ بارہ روپے میں خرچ ڈاک بھی شامل ہے۔

مترجم حمائل شریف کا ہدیہ چھ روپے ہے۔ اس کا ترجمہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رض اور حضرت حافظ روشن علی صاحب رض کا کیا ہوا ہے۔ جو دوست حمائل شریف مترجم منگانا چاہیں۔ وہ چھ روپے پیشگی ارسال فرمائیں۔ رقم وصول ہونے پر ہم قرآن مجید بھیجنے کے ذمہ دار ہیں۔ اگر کسی دوست کو قرآن مجید نہ ملے گا۔ تو ہم قیمت واپس کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ روپیہ بھیجنے کا پتہ یہ ہے:-

منیجر مکتبہ احمدیہ جودھامل بلڈنگ — لاہور

حقیقی توبہ

(از جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت)

اسلام محض زبانی اقرار کی توبہ کا قائل نہیں کہ انسان قصد کر کے صرف زبان سے صرف اتنا کہدے کہ وہ میری توبہ، اور اپنے عمل میں کوئی تبدیلی پیدا نہ کرے۔ بلکہ اسلام میں حقیقی توبہ کا یہ مفہوم ہے۔ کہ جس بُرے راستہ پر انسان نادانستہ طور پر پڑا ہے۔ اسے جلد سے جلد چھوڑ دے اور نیکی کا راستہ اختیار کر لے۔ گویا شیطانی راہ کو چھوڑ کر رحمانی راستہ اختیار کرے۔ تو یہ سچی توبہ ہوگی چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔ انما التوبة علی اللّٰہ للذین یعملون السوء بجھالة ثم یتوبون من قریب فاولئک یتوب اللّٰہ علیھم (نساء) کہ خدا کے نزدیک توبہ صرف ان لوگوں کی قابل قبول ہے۔ جو بُرائی نادانستہ طور پر کرتے ہیں۔ پھر جلد ہی خدا کے حضور جھک جاتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں پر خدا رجوع برحمت کرتا ہے۔ اور ان کی توبہ قبول کرتا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولیست التوبة للذین یعملون السیاٰت حتیٰ اذا حضر احدھم الموت قال انی تبت الاٰن ولا الذین یموتون وھم کفار (نساء) کہ ان لوگوں کی توبہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ جو بُرائی کرتے رہتے ہیں۔ اور جب موت کا وقت آتا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ اب ہم توبہ کرتے ہیں۔ اور نہ ان لوگوں کی توبہ توبہ ہے۔ جن کی موت کفر پر ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے تو خدا کے ہاں دردناک عذاب ہوگا۔ الغرض سچی توبہ تو ایک پاک تبدیلی کا نام ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ انسان بُرائی کا چولہ اتار کر نیکی کا چولہ پہن لے اور شیطان سے قطع تعلق کر کے خدائے رحمٰن کا بندہ بن جائے۔

مندرجہ حقیقت کے پیش نظر نیز الاسلام یھدم ما قبلہ کے اصول کے مطابق جو شخص سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ بُرائی سے بیزار ہو کر اس سے جدا ہو جائے اور نیکی میں پوری توجہ اور خلوص قلب سے لگ جائے۔ اور پھر اس میں ترقی کرتا جائے اور یہ امر ایسا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے شرائط بیعت میں داخل کیا ہے۔ اب اگر توبہ کے اس مفہوم کے ماتحت احباب جماعت اپنا عمل بنائیں۔ اور ترقی کریں۔ تو یہ ایک ایسا نمونہ ہے۔ کہ جماعت کی بہت جلد ترقی ہو سکتی ہے مگر ابھی تک جماعت کے احباب میں ایسا عنصر موجود ہے۔ جو سلسلہ کی بعض امتیازی باتوں کو بھی نظر انداز کرتا اور اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اور لوگوں کے لئے بدنمونہ بنتا ہے چنانچہ مختلف جماعتوں سے ایسی رپورٹیں ملتی رہتی ہیں کہ ایک شخص رشتہ و ناطہ کے معاملہ میں خلاف ورزی کرتا ہے۔ اور غیروں میں رشتہ کر دیتا ہے اور جب باز پرس ہوتی ہے۔ تو غیر معقول جوابات کی بناء پر جماعت سے خارج ہوتا ہے۔ تاکہ جماعت کے نظام کی خلاف ورزی پر اسے احساس ہو۔ اور نظام کی برکات کی طرف وہ متوجہ ہو۔ اب جس شخص نے یہ فعل نادانستہ طور پر کیا ہے اسے تو احساس ہو جائے گا۔ لیکن بعض لوگ اپنی بے دینی اور سلسلہ سے بے تعلقی کے باعث اخراج کی سزا پر اور بھی بیباکی دکھاتے ہیں۔ اور توبہ کی تلقین پر وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر اب معافی لے لی گئی۔ تو ابھی ہم نے اور کئی رشتے کرنے ہیں۔ اس لئے ابھی معافی لینے کی ضرورت نہیں۔ سب رشتے کر کے اکٹھی معافی لے لی جائے گی۔ حالانکہ یہ صورت توبہ کی حقیقت کے سراسر منافی ہے۔ توبہ میں اوّل تو قصور نادانستہ طور پر ہوتا ہے۔ اور یتوبون من قریب کے ماتحت ایسے احباب کو جلد ندامت پکڑتی ہے۔ اور وہ توبہ کر لیتے ہیں۔ اور اگر سارے بُرے کام کر لئے جائیں اور پھر توبہ کی صورت قائم کی جائے۔ تو ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہتے ہیں کہ "۲۰۰ سو چوہا کھا کے بلّی حج کو گئی" گویا اس صورت کو دنیا کے لوگ بھی سچی توبہ قرار نہیں دیتے۔ چہ جائیکہ یہ صورتِ خدا کے نزدیک قابل قبول ہو۔ پس ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے احباب کو سچی توبہ اور نیک اور پاک تبدیلی کی توفیق دے۔

ہمدردی کی قرارداد

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کے جملہ طلبا و اساتذہ کا یہ اجلاس ناظر صاحب تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان لاہور حضرت مولوی محمد دین صاحب بی اے (ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان) کے ساتھ ان کے صاحبزادے میاں احمد دین صاحب کی جوانا مرگ وفات پر دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ بھائی احمد دین صاحب مرحوم (اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے) نہایت نیک اور مخلص نوجوان تھے۔ حضرت مولوی محمد دین صاحب کو یہ صدمہ اپنی عمر کے ایسے حصہ میں پہنچا ہے۔ جس میں انہیں سکون اور راحت کی ضرورت تھی۔ اور حضرت مولوی صاحب کی اہلیہ مرحومہ کی وفات کے تھوڑے ہی عرصہ بعد ان کے جوان اور سعید الفطرت بیٹے کا اس دنیا سے اٹھ جانا آپ کے لئے بظاہر ایک ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ اللہ تعالےٰ حضرت مولوی صاحب کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔

خاکسار سید محمود اللہ شاہ

غلّے کی نئی منڈی تعمیر کرنیکی تجویز

لاہور ۱۹ اپریل۔ سمندری کے مقام پر ایک غلے کی منڈی تعمیر کرنے کی تجویز کی گئی ہے یہ منڈی قصبے کے جنوب مغرب میں تاندلیانوالہ کو جانے والی سڑک پر ہوگی۔ صوبائی محکمہ تعمیرات نے منڈی کا نقشہ تیار کر لیا ہے منڈی کی عمارت تکون کی صورت میں ۱۱۰ کنال اراضی پر تعمیر ہوگی۔ اس میں ۵۲ دوکانیں ہوں گی۔ ہر ایک دوکان کا کل رقبہ ۶۰×۳۰ فٹ کی ہوگا۔ دکانوں کے سامنے ۵۰ فٹ چوڑا پلیٹ فارم ہوگا نئی چیزوں کے لانے کے لئے ۲۴ فٹ چوڑی سڑک منڈی تک پہنچے گی۔ منڈی کے صدر دروازے پر دفاتر ہونگے۔ جسکے سامنے ایک پٹرول پمپ لگایا جائیگا۔ گڈّا خانہ کیلئے بھی موزوں جگہ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ صدر دروازے کے علاوہ تین اور چھوٹے دروازے بھی ہوں گے ہر ایک دوکان ۳۰×۲۰ فٹ کی ہوگی۔ اسکے ساتھ ایک سٹور اور عقب میں ایک صحن ہوگا۔ چھت پر دو کمرے دفتر کے لئے ایک برآمدہ اور ایک چبوترا ہوگا۔ ان دوکانوں کے ڈیزائن بھی تیار کر لئے گئے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالِ رواں کا پروگرام

تمام مجالس خدام الاحمدیہ اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کو مجلس خدام الاحمدیہ کے سال رواں کے پروگرام کی نقل بھجوا دی گئی ہے۔

جن مقامات پر مجالس کے باقاعدہ قیام کی اطلاع مرکز میں پہنچ چکی ہے۔ ان مقامات کے قائدین کو یہ پروگرام براہ راست بھجوا دیا گیا ہے۔ مگر جن جماعتوں میں ابھی مجلس باقاعدہ قائم نہیں ہوئی۔ ان کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو پروگرام بھجوا کر ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ جلد از جلد باقاعدہ مجلس قائم کر کے منتخب شدہ قائد کے سپرد پروگرام کر دیں اور انہیں تاکید کر دیں کہ وہ اس کے مطابق عمل کر کے مرکز میں اطلاع دیں۔

میں اس نوٹ کے ذریعہ تمام قائدین مجالس اور پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ پروگرام کے متعلق ضروری کارروائی کریں۔ اور جن جماعتوں میں یہ پروگرام نہ ملا ہو۔ وہ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ ۴ میکلوڈ روڈ لاہور سے منگوا لیں۔ مرکز میں اس امر کی اطلاع آنی ضروری ہے۔ کہ پروگرام پہنچ گیا ہے اور اس کے متعلق کیا کارروائی ہوئی۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ٹریکٹ اسلام کا آئین اساسی

یہ ٹریکٹ ان نوٹوں پر مشتمل ہے۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے لیکچر اسلام کا آئین اساسی کے لئے تیار کئے تھے۔ چونکہ لیکچر سردست چھپ نہیں سکا۔ لہذا دلچسپی رکھنے والے اصحاب کے غور و فکر کے لئے نوٹ شائع کئے گئے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس ٹریکٹ کو زیادہ سے زیادہ غیر احمدی احباب میں تقسیم کریں۔ کیونکہ اس کی تقسیم کا یہی وقت ہے تاکہ عوام کی صحیح راہنمائی ہو سکے۔ قیمت ایک ٹریکٹ ۲ روپے کے ۷ عدد۔ وکیل الدیوان تحریک جدید جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

لدھیانہ جیل کے آٹھ مسلمان قیدی پاکستان نہیں بھیجے گئے

لاہور ۲۰ راپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کی حکومت نے مسلم لیگ کے تیرہ سرگرم رکنوں کو جو لدھیانہ جیل میں مقید تھے۔ پاکستان بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔ ان قیدیوں میں حصار کے چوہدری صاحب داد خان ایم۔ ایل۔ اے اور لدھیانہ کے چند سرکردہ لیگی کارکن بھی شامل ہیں:

ملک خضر حیات خان انگلستان سے واپس آگئے

لاہور ۲۰ راپریل۔ متحدہ پنجاب کے آخری وزیر اعظم ملک سر خضر حیات خان ٹوانہ تقریباً آٹھ ماہ انگلستان میں رہنے کے بعد واپس آگئے ہیں۔ آپ لاہور میں ٹھہرے بغیر اپنے وطن سرگودھا چلے گئے ہیں

جموں کی اغوا شدہ عورتیں دہلی میں

لاہور ۱۹ راپریل۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کا ایک نوٹ مظہر ہے۔ کہ ہندوستان کے ڈپٹی کمشنر میجر جنرل عبدالرحمٰن نے الور کے دورہ سے واپس آتے ہوئے لیڈی ماؤنٹ بیٹن سے ملاقات کی۔ آپ نے ان اہم بچھڑی ہوئی عورتوں کے متعلق جلد از جلد فیصلہ کرنے پر زور دیا جو اس وقت دہلی کیمپ میں ہیں۔ ان میں اہم عورتیں جموں کی بھی ہیں۔ میجر جنرل نے کہا کہ جب ان عورتوں کے لواحقین پاکستان میں پناہ لے رہے ہیں۔ تو انہیں واپس جموں بھیجنا مناسب نہیں ہے۔

ایک کروڑ ٹن مزید گندم پیدا کرنے کی تجویز

نئی دہلی ۲۰ راپریل۔ ہندوستان کی خوراک کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ ہندوستان کو آئندہ پانچ سال میں گندم کی پیداوار میں ایک کروڑ ٹن کا اضافہ کرنا چاہیئے تاکہ وہ خوراک کے معاملہ میں بیرونی ممالک کا محتاج نہ رہے۔ کمیٹی نے کہا ہے کہ بڑے بڑے دریاؤں پر پانی کے ذخیرے جمع کئے جائیں اور

کیا ڈاکٹر خان صاحب وزارت میں شامل ہو رہے ہیں؟

صوبہ سرحد کی وزارت میں توسیع کا امکان

پشاور ۲۰ راپریل۔ کل سرحد اسمبلی کی لیگ پارٹی کے ارکان نے قائد اعظم محمد علی جناح سے ملاقات کی۔ اور ان سے صوبائی وزارت میں توسیع کرنے کا مطالبہ کیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ قائد اعظم نے ان کا مطالبہ منظور کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔ چنانچہ عنقریب وزارت میں توسیع ہونے والی ہے۔ نئے وزراء کے تقرر کے سلسلہ میں میر جعفر شاہ صاحب اور پیر صاحب آف زکوڑی کا نام لیا جا رہا ہے بعض حلقوں کا خیال ہے کہ ایک وزیر ڈاکٹر خان صاحب کی پارٹی سے بھی لیا جائے گا۔ عین ممکن ہے کہ ڈاکٹر خان صاحب کو وزارت میں لے لیا جائے۔

کل سرخپوشوں کے ایک اجتماع میں خان عبدالغفار خان اور ڈاکٹر خان صاحب نے قائد اعظم سے اپنی ملاقات کی تفصیل پر روشنی ڈالی۔ پارٹی نے کئی اہم فیصلے کئے۔ اور اس سلسلہ میں قائد اعظم کو ایک تحریری جواب ارسال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ پارٹی وزارت کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنے کے لئے تیار ہے لیکن اقتصادی اختلافات کی بنا پر سر دست وہ مسلم لیگ میں مدغم ہونے کے لئے تیار نہیں ہے:

جوار باجرہ اور مکئی پر سے پابندی ہٹالی گئی

لاہور ۲۰ راپریل۔ محکمہ سول سپلائز مغربی پنجاب کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ صوبے کے مختلف علاقوں میں خریف کے لئے بیجوں کی قلت سے حکومت اچھی طرح باخبر ہے۔ چنانچہ بیجوں کی درآمد کے لئے ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ ریاست بہاولپور سے گفت و شنید کے بعد یہ طے پایا ہے۔ کہ محض بیجوں کے حصول کی خاطر مغربی پنجاب اور بہاولپور کے درمیان جوار باجرہ اور مکئی پر سے نقل و حمل کی پابندیاں ہٹالی جائیں۔ اور ان کی قیمتوں وغیرہ پر کنٹرول کی بندش کو بھی دو ماہ کے لئے یعنی ۲۰ جون ۱۹۴۸ء تک کے لئے واپس لے لیا جائے۔ افسران ضلع وغیرہ کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ وہ ان اشیاء کی نقل و حمل اور قیمتوں کے بارے میں مقامی پابندیوں کا نفاذ نہ کریں۔ وہ لوگ جنہیں خریف کے بیجوں کی ضرورت ہو۔ وہ مغربی پنجاب اور بہاولپور میں آزادی کے ساتھ ان کی خرید و فروخت کر سکتے ہیں۔ اور اپنے کھیتوں میں پہنچانے کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ بلا روک ٹوک لے جا سکتے ہیں۔

حکومت ہائے بہاولپور اور مغربی پنجاب کی طرف سے اس بات کی احتیاط ضرور برتی جائیگی۔ کہ اس اناج کی خرید و فروخت بیجوں کی ضرورت کو پورا کرنے کے علاوہ کسی اور غرض کے ماتحت نہ کی جائے۔

لکھنؤ ۲۰ راپریل۔ حکومت یوپی نے صوبہ بھر میں "پاکستان ٹائمز" کا داخلہ ممنوع قرار دیدیا ہے۔

سلامتی کونسل کا اجلاس بقیہ صفحہ اوّل

شیخ عبداللہ کی حکومت میں تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے سر ظفر اللہ خاں نے کہا کہ مجوزہ تبدیلی بیفائدہ ہے ضروری ہے کہ تمام بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں پر مشتمل ایک حکومت بنائی جائے جس میں سب کو یکساں نمائندگی کا حق حاصل ہو۔ آپ نے ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ شیخ عبداللہ کی حکومت کسی حال میں بھی غیر جانبدار نہیں رہ سکتی۔ چنانچہ آپ نے اسکی پاکستان دشمنی کی متعدد مثالیں پیش کیں۔

گنے کی فصل کا تخمینہ

لاہور ۲۰ راپریل۔ مغربی پنجاب میں ۱۹۴۷ء کی گنے کی فصل کا آخری تخمینہ یہ ہے کہ کل رقبہ ۲۸۶۰۰۰ ایکڑ ہے (اس میں رمی تخمینہ کے ۵۱۰۰ ایکڑ بھی شامل ہیں) پچھلے سال کا اصل رقبہ ۲۶۲۳۰۰ ایکڑ تھا۔ گویا ۹ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ یہ رقبہ دوسرے تخمینہ سے ۵ فیصدی زیادہ ہے۔ اور پانچ سالہ اور ۱۰ سالہ اوسط سے ۲۹ اور ۳۴ فیصدی زیادہ ہے۔ موسم موافق تھا۔ اس لئے پیداوار معمول سے زیادہ ہوئی۔ گڑ کی کل پیداوار ۳۷۳۶۰۰ ٹن ہوگی یہ پیداوار پچھلے سال کی نسبت بعد ۵ فیصدی زیادہ ہے۔ (محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

مغربی پنجاب کا محکمہ آبپاشی

مغربی پنجاب کا محکمہ آبپاشی اپنی ورکشاپوں میں کنوئیں کا سامان تیار کرنے کا انتظام کر رہا ہے۔ آلات کشاورزی مثلاً ہل چارہ کاٹنے کی مشینیں۔ درانتیاں وغیرہ تیار کرنے کے سلسلہ میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ہر تحصیل کے صدر مقام پر امداد باہمی اصول پر سامان تیار کرنے کے مرکز قائم کئے جائیں اس سلسلے میں مہاجر لوہاروں کو اس کام پر لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو انہیں اس کام کے لئے مالی امداد بھی دی جائیگی۔

(محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

مغربی پنجاب کا محکمہ میڈیکل

لاہور ۲۰ راپریل۔ مغربی پنجاب کا محکمہ میڈیکل ایسے تمام لوگوں کو بلا قیمت مصنوعی اعضا مہیا کرے گا۔ جو گزشتہ سال کے فسادات میں ناکارہ ہو گئے تھے۔ اور مصنوعی اعضا لگوانے کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی درخواست انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات کے نام دو ذمہ دار افراد کی تصدیق کے ساتھ اپنے قریبی سرکاری ہسپتال یا ڈسپنسری میں پیش کریں۔ ان ہسپتالوں یا ڈسپنسریوں کے میڈیکل افسر درخواستیں وصول کرینگے۔ اور اعضا کی ضروری پیمائشیں اور دیگر کوائف درج کریں گے درخواستیں ۳۱ مئی ۱۹۴۸ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ (محکمہ تعلقات عامہ)

صدر آزاد کشمیر گورنمنٹ کا برقیہ

تراڑکھل ۲۰ راپریل۔ سردار محمد ابراہیم صدر آزاد کشمیر گورنمنٹ نے مجلس اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل، ہندوستانی وفد کے لیڈر، عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری، اسلامی ممالک کے وزراء اعظم اور صدر جمہوریہ امریکہ کو ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں اس امر کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا ہے کہ ہندوستانی فوج نے راجوری پر قبضہ کرنے کے بعد ہزارہا مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ اور لوگوں کو دہشت زدہ کرنے کے لئے چار ہزار مسلمانوں کی آنکھیں نکال دی ہیں۔ اس وقت ہزارہا مسلمان وہاں پر بے خانماں ہو گئے ہیں۔

مسئلہ کشمیر کے متعلق روس کی پُراسرار خاموشی سے خدشہ

انقرہ ۱۹ راپریل۔ انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکیہ نے مجلس اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کو ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ مجلس اقوام کو اپنا وقار قائم رکھنا چاہیئے۔ اور کشمیر کے مسئلہ کو مکمل طور پر حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ روسی نمائندہ کی پراسرار خاموشی سے یہ خدشہ ہے۔ کہ کہیں آخری وقت میں وہ ویٹو کے استعمال کی دھمکی دیکر اس مسئلہ کو معرض التوا میں نہ ڈال دے۔ اس لئے مجلس اقوام کو چاہیئے۔ کہ وہ روس کو اپنی مرضی کے مطابق کارروائی کرنے کا ہرگز موقعہ نہ دے